اطمینان قلب سکون کائنات کا آسمانی نسخہ

مولانا عارف صاحب سراجی ناظم جامعہ اسلامیہ کونڈراگرانٹ ضلع بستی

ملک کی بدلی ہوئی انقلابی صورتحال اور عالم حاضر کی موجودہ سیاسیات پر آپ ایک نگاہ حقیقت نما ڈالیں تو یہ عظیم الشان حقیقت بے نقاب ہوگی اور اس واقعہ ثابتہ کے سامنے آپ کو سر تسلیم خم کرنا پڑے گا کہ اس وقت اگر چہ دنیا کے پاس مادی وسائل و ذرائع کی فراوانی ہے۔ سائنسی ارتقا اور اکتشافات جدیدہ نے انسان کے دامن مراد کو لعل و جواہر سے لبریز کر دیا ہے مگر بایں ہمہ اطمینان و سکون' چین' سلامتی اور بین الاقوامی امن واتحاد دنیا سے رخصت ہو گیا ہے اور تہذیب حاضر کی رنگینیوں اور رعنائیوں کے باوجود قلب وجگر کی گہرائیوں اور بین الاقوامی سیاست کی پہنائیوں میں بے اطمینانی' انتشار' بے چینی' خوف وہراس اور عالم گیر فساد و بدامنی کی خوفناک اور تاریک گھنگھور گھٹاؤں کا تسلط ہے اور ارشاد الٰہی "ظهرا لفساد في البر والبحر بما كسبت ايدى الناس" کے مطابق تجر و بحر کی ساری کائنات انسانی بداعمالیوں کے باعث فساد وانتشار سے لبریز ہوگئی ہے۔

اطمینان وسکون' چین' سلامتی اور عالمی امن واتحاد کے مسئلے نے درحقیقت وقت کے اہم ترین اور بین الاقوامی مسئلے کی شکل اختیار کر لی ہے' ارباب فکر ونظر جانتے ہیں کہ دور حاضر کی بساط سیاست پر اطمینان قلب اور سکون عالم کا مسئلہ فوری حل طلب اور فوری جواب طلب مسئلہ بن کر چھایا ہوا ہے۔ تہذیب حاضر کے سائنسی ارتقا مادی عروج اور انسانی بلند پروازیوں نے دنیا کا جغرافیہ بدل دیا ہے۔ ایٹمی دور کی مشینی ایجادات مصنوعات اور اختراعات نے انسان کو ہوا میں پرواز کرنا سکھایا' اللہ کے بخشے ہوئے دل ودماغ اور قدرت کی عطا فرمودہ فہم وفراست اور حاضر دماغی سے کام لے کر اللہ کی مخلوق فضاؤں اور خلاؤں میں تیرنے لگی' سمندر کی بے پایاں گہرائیوں میں اور پہاڑوں کی ہزار ہا ہزار فٹ بلند چوٹیوں پر آج عظمت آدم اور سطوت اولاد آدم کا پرچم لہرا رہا ہے۔

قبضہ ہے سمندر پر مالک ہیں زمینوں کے　　تہذیب کی دنیا میں چرچے ہیں مشینوں کے

مگر بایں ہمہ عظمت وجلال اور سائنسی ارتقاء یہ کس قدر آفت عظمیٰ اور مصیبت کبریٰ ہے کہ آج ساری دنیا سکون و اطمینان اور چین' سلامتی کے لئے ترس رہی ہے۔ زوال آدم خاکی کا یہ کتنا عبرت ناک نظارہ ہے اطمینان و سکون کی وہ دولت گراں مایہ جو پروردگار کی طرف سے اس کے بندوں کو مفت اور بلا قیمت دستیاب ہوئی تھی وہ اس کی قدر نہ کرسکا اور معاشی خوشحالیوں کے باوجود اس نعمت عظمیٰ سے محروم کردیا گیا۔

علامہ اقبالؒ نے بالکل سچ فرمایا ہے

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا　　زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

آج ساری کائنات امن کی متلاشی ہے اور عالم کے گوشے گوشے سے چین وشانتی کی بے قرار آرزوؤں کا ایک سیلاب عظیم ہے جو امنڈا چلا آرہا ہے۔ مگر امن وسکون کی دیوی جیسے روٹھ کر کسی پہاڑ کے غار میں روپوش ہوگئی ہو۔ اس کا دور دور تک پتہ نہیں ہے۔

امن وسلامتی کا نسخہ نہ امریکہ کے پاس ہے اور نہ روس وماسکو اس نسخہ کیمیا کی خبر رکھتے ہیں۔ احران مغرب اپنی سحر کاریوں اور شعبدہ بازیوں سے دنیا کو جہنم کا نمونہ بناسکتے ہیں۔ مگر امن وسکون کی پیاسی دنیا کو سیراب کرنا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ نازی ازم' فاشی ازم' امپیریلزم' ڈکٹیٹرشپ' لادینی جمہوریت' کمیونزم اور الحاد و بے دینی کی فضاؤں میں پلتے ہوئے انسانی دماغوں کے تیار کردہ دیگر ازمہائے باطل دنیا کو ڈالروں سے بھر سکتے ہیں آگ بجلی اور بارود کی توانائیوں سے کام لے کر سر سبز وشاداب اور آباد دنیا کو چشم زدن میں جلا کر خاک کرسکتے اور نمونہ جہنم بنا سکتے ہیں۔ مگر انتشار و بے چینی اور عالم گیر فتنہ وفساد کی آگ میں جلنے والے انسانوں کے لئے سکون وراحت اور چین وسلامتی کے اسباب وذرائع کو فراہم کردینے کا کوئی نسخہ ان کے پاس نہیں ہے۔ ظلم وستم کی ماری دنیا کی آہوں اور کراہوں کا جواب صرف اس علیم بذات الصدور پروردگار کے خزانہ غیب میں ہے۔ جو اپنے بندوں کا تنہا خالق اور ان کے تقاضاہائے قلب وجگر سے واقف ہے اسی کا فرستادہ نظام زندگی دنیا کے سکون اور آخرت کی نجات کا واحد ضامن ہے جس خدا نے آدم اور اولاد آدم کو نعمت وجود بخشا ہے وہی ان کے سکون واطمینان اور پرامن زندگی کا بھی ذمہ دار ہے اس آسمانی الٰہی نظام زندگی کے علم بردار قرآن کریم کے حیات افروز اور روح پرور نغمے ریگزار عرب سے براڈکاسٹ ہوئے اور تھوڑی مدت میں ساری

کائنات نغمات الٰہی کی عطر بیزیوں سے مشکبار ہوگئی۔

نہ ماسکو سے نہ پیرس سے اور نہ لندن سے چلے گی امن واماں کی ہوا مدینے سے

ذکر الٰہی باعث سکون قلب وجگر:

قرآن کریم سیرت رسول اور تاریخ امت کا مطالعہ کیجئے تو یہ عظیم الشان حقیقت بے نقاب ہوکر سامنے آجائے گی کہ اسلام کی میتھالوجی یاد حق اور ذکر رب العالمین کی پائیدار اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اس سلسلہ میں اسلام وقرآن کا بنیادی' مرکزی نقطہ نظر یہ ہے کہ مرد مومن کی ساری جدوجہد اور تگ ودو کا منشا ارضائے الٰہی ہے اس کا مقصد زیست اور خلاصہ حیات خوشنودی رب العالمین ہے اس کی موت اور زندگی کا پورا سرمایہ ذات حق کے لئے قربان ہے۔ اس لئے اس کی نگاہ اسباب پر نہیں بلکہ اسباب کے خالق پر پڑتی ہے وہ رزق حلال کے لئے جدوجہد کرتا ہے اس کی نظر اسباب رزق کے بجائے خالق رزق پر رہتی ہے وہ بیماری میں حکیموں اور ڈاکٹروں سے دوائیں کراتا اور مشورے لیتا ہے مگر نگاہ شافی مطلق پر رہتی ہے وہ میدان جنگ میں دشمن کے سامنے سینہ سپر ہوکر کھڑا ہوتا ہے۔ مگر درحقیقت ساری توجہ اسی ذات پر مرکوز رہتی ہے جس کے دست قدرت میں قوموں کی فتح وشکست کا پروانہ ہے۔ جو فضائے کائنات میں انقلاب لاتا' ہواؤں کے رخ بدلتا اور سمندر کی طوفانی موجوں کے دھارے کو پھیر دیتا ہے پس توجہ وانابت الی اللہ' ذکر الٰہی کی مشغولیت' اور یاد رب العالمین کی محویت مرد مومن کو غم امروز اور فکر فردا سے بے نیاز کردیتی اور اس کے تصورات وجذبات میں ثبات وقرار کے خزانے بھر دیتی ہے۔ امیدوں کے مرکز اور توقعات کے ملجا وماویٰ کا دامن بسیط پا جانے کے بعد بندہ حق تفکرات عالم اور غم روزگار سے آزاد ہوجاتا ہے۔ ارشاد الٰہی "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب "(آگاہ وخبردار ہوجاؤ ذکر الٰہی اور یاد حق سے قلب وجگر کو دولت اطمینان نصیب ہوتی ہے) میں اسی عظیم الشان فلسفہ کی وضاحت فرمائی گئی ہے اس کی بہترین تشریح مشہور توحید پرست شاعر مولینا عبدالکریم صاحب مسلم نے" دیوان گلشن ہدایت" میں اپنے اشعار میں اس طرح فرمائی ہے۔

غم دنیائے تیرہ سے سیاہی دل پہ آتی ہے منور اس کو کرنا ہے تو رکھ عقبیٰ کا غم ہردم

دوسری جگہ فرمایا:

دکھ درد وغم اس کا کیا جس نے پکارا یا خدا سختی میں میرے کام آ تجھ بن نہیں کوئی میرا

درحقیقت محبوب کی یاد اوراس کے تذکرہ جمیل کی تکرار بے تابی عشق وارفتگی شوق' سوز جنوں' جذب دروں' بے تاب آرزوؤں' بیقرار تمناؤں اور سپردگی' قلب وجگر کالازمی نتیجہ اور مظہر عظیم ہے یہی عاشق حقیقی اور طالب صادق کا سرمایہ زندگی اور خلاصہ حیات ہے۔ یاد محبوب زندگی کا سہارااور سکون جان ودل ہے۔

تری یاد ہے زندگی کا سہارا　　　　　تراذکروجہ سکون دل وجان

پھر اللہ کے وہ بندے جن کی ساری دوڑ دھوپ اور سعی وجہد رضائے حق کے لئے ہے جن کی موت وزندگی کا پیانہ صرف قدرت حق کے اشاروں پر گردش کررہا ہے جو معرکہ کارزار میں سربکف ہوکر طاغوت کی ساری قوتوں اورتوانائیوں کوصرف اس لئے للکارتے اوردعوت مبارزت دیتے ہیں "لتكون كلمة الله هي العليا" (تاکہ اللہ کی زمین پر اللہ کا کلمہ بلند ہوجائے) ان کے لئے یاد حق اورذکرمحبوب سے بڑھ کراورکون سا وسیلہ اور ذریعہ چاہئے۔ اللہ کے سپاہی کا یہی سلاح جنگ اورکامیاب حربہ ہے جسے لے کر وہ کائنات کی ساری باطل قوتوں کوللکارتا اورفضائے عالم پر پروردگار کی کبریائی کا پرچم لہراتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے سچ فرمایا ہے۔

کافر ہے توشمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ　　　　　مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

یاد الٰہی اور ذکر حق میں دعا' مناجات تضرع وزاری فریاد اور بیقرار سوال بھی شامل ہے۔ مفہوم بالا کی روشنی میں ارشاد رسول پر غور فرمائیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"الدعاء سلاح المومنين" دعا اللہ کے مومن بندوں کا ہتھیار ہے "دعا بندگی کا خلاصہ اور نچوڑ ہے"

لاریب اسے دعا نہ کہیں گے جس میں یاد حق اور توجہ وانابت الی اللہ کی محویت اور استغراق کی کیفیت پیدا نہ ہو لاپرواہ دل اور غفلت شعار قلب سے نکلی ہوئی کوئی دعا نہ عرش معلٰی سے ٹکراسکتی ہے اور نہ دربار رحمت الٰہی سے قبولیت کا پروانہ لاسکتی ہے قبولیت دعا کے لئے خلوص قلب وجگر چاہئے انابت وتوجہ الی اللہ چاہئے۔ اضطراری کیفیت چاہئے پکارنے والا عشق الٰہی اور یاد محبوب میں بے تاب ہوکر پکارے تو یہ بے قرار پکار غیرت کردگار کو برانگیختہ کرتی اور رحمت پروردگار کو سیماب پا کردیتی ہے قرآن کا مطالعہ کیجئے۔ ارشاد باری ہے۔

"امن يجيب المضطر اذا دعاه و يكشف السوء (اللہ کے علاوہ وہ کون سی ذات ہے جو بے چین و بے قرار فریادی کی فریاد کوسنتا اور تکلیف ومصیبت کو دور کردیتا ہے)

پس اطمینان قلب اور سکون کائنات کا واحد نسخہ کیمیا یہ ہے کہ اللہ کے بندے اپنے اللہ کو صدق دل اور خلوص نیت سے یاد کریں اور غم امروز اور فکر فردا سے یکسو اور خالی الذہن ہو کر خیالات کو اسی ذات حق کی طرف متوجہ کرلیں' جہاں سے مصائب و آلام کی کالی گھٹائیں گرجتی اور چمکتی ہوئی چلتی ہیں اور کائنات کے سینے پر پانی کی بوندیں بن کر برستی ہیں اور موج بلا بن کر ہر بلند و پست کو گھیر لیتی ہیں۔

ذکر علامت بندگان حق؛

اسلام کے جاں باز سپاہی اور ایمان کے دھنی وہ اللہ کے مومن بندے جن کے رگ و ریشہ میں اللہ کی محبت پیوست ہو چکی ہے اور جن کی زندگی کا محور صرف رضائے الٰہی ہے ان کی ایک خاص پہچان قرآن نے بتلائی ہے اور وہ یہ کہ وہ یاد الٰہی میں ایسے غرق رہتے ہیں کہ ان کے کائنات قلب و جگر میں یاد حق کے علاوہ اور کوئی یاد نہیں یاد محبوب سے ان کو اتنی فرصت کہاں کہ وہ غم امروز اور فکر فردا کے چکر میں پڑیں اس لئے لازمی طور پر ان کے دل و دماغ کی دنیا پر اطمینان و سکون کی سہانی اور ٹھنڈی چاندی چھائی ہوئی ہے۔

قرآن کا بیان ملاحظہ ہو۔

ان فی خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لايت لاولی الالباب الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار (آل عمران)

بے شک آسمانوں اور زمینوں کے نقش و نگار اور گردش روز و شب میں قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں ارباب فہم و بصیرت کے لئے جو اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہتے ہیں کھڑے کھڑے اور بیٹھے بیٹھے یا دن میں چلتے پھرتے ذکر الٰہی کا مسئلہ بہ آسانی سمجھ میں آجاتا ہے مگر "وعلى جنوبهم" لیٹے لیٹے پہلو کے بل ذکر الٰہی کی جو نوعیت اور کیفیت ذہن میں آسکتی ہے اس پر ذرا سا ٹھہر کر غور فرمائیے۔

رات کی تاریک اور سنسان فضاؤں میں جب کہ سارا عالم محو خواب ہوتا ہے اور جبکہ کائنات کا ذرہ ذرہ لیلائے شب کے آغوش میں مدہوش پڑا رہتا ہے' ایسی سنسان فضاؤں میں کچھ اللہ کے بندے اپنے بستر وں پر کروٹ بدلتے ہیں اور جس آقائے حقیقی نے دن کی روشنی پر اس خوفناک اور بھیانک کالی رات کو مسلط کر دیا ہے اسے بے اختیار یاد کرتے ہیں رات کی اسی تاریک فضا میں ان کی نگاہ آسمان پر پہنچتی

ہے رات کی ٹھنڈی فضاؤں میں آسمان پر چاند اور ستاروں کی برات کا سفر جاری ہے چاند اپنا حسین و دیدہ زیب سایہ زمین پر نچھاور کر رہا ہے ستارے جھلملا رہے ہیں' شبنم کے قطرے گلاب کی پنکھڑیوں پر اس طرح چمک رہے ہیں جیسے موتی کے صاف و شفاف دانے' ان تمام رنگین و دل کش قدرتی مناظر کو دیکھ کر اللہ کے پاکباز مومن بندے کا قلب و جگر عشق الٰہی اور سوز و گداز محبت سے لبریز ہو جاتا ہے اور بیقرار ہو کر پکار اٹھتا ہے۔

''میرے رب' میرے پروردگار! زمین و آسمان کا اتنا عظیم الشان نظام شمسی و قمری آپ نے ہرگز لغو اور بیکار نہیں بنایا ہے آپ کی ذات ہر قسم کے عیوب و نقائص سے مبرا ہے تو ضروری ہے کہ آپ کا کوئی کام بھی فضول اور لایعنی نہ ہوگا' پس آپ ضرور کسی روز اس سارے نظام عالم کو درہم برہم فرمائینگے اور آخرت قائم ہوگی اور ذرے ذرے کا حساب ہوگا' اور اعمال نیک و بد کی جزا و سزا ملے گی پس اے بارالٰہی! ہمیں عذاب جہنم سے نجات دیدیجئے رات کی تاریکیوں میں جاگ کر اپنے پروردگار کو یاد کرنے والے اہل اللہ کا ذکر منیر نے یوں کیا ہے۔

بہت کم کھاتے پیتے ہیں بہت کم شب میں سوتے ہیں منیر اوصاف ہوتے ہیں یہی اللہ والوں کے

اور شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال نے فرمایا ہے؛

پچھلے پہر کی کوئل وہ صبح کی مؤذن میں اس کا ہمنوا ہوں وہ میری ہمنوا ہو
پھولوں کو جبکہ آئے شبنم وضو کرانے رونا مرا وضو ہو' نالہ مری دعا ہو

اور ایک دوسری جگہ فرمایا؛

پیش گردوں نالۂ شب کے بھیجو سفیر رات کے تاروں میں اپنے رازداں پیدا کرو

ضرب کلیم میں خود اپنے متعلق فرمایا؛

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

موسم سرما کی خنک راتوں کی برفیلی ہوا ایسی بے نیام تھی جیسے تلوار' مگر بایں ہمہ خنکی اور برفیلی فضا لندن جیسے الحاد و بیدینی اور فواحش و بدکاری کے گہوارے میں میرے پچھلے پہر بیدار ہو جانے اور یاد الٰہی میں مشغول ہو جانے کے معمول میں فرق نہ آیا' آگے چل کر ارشاد فرمایا؛

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحرگاہی

رات کی خاموش اور سنسان فضاؤں کا ذکر وفکر زیادہ پر اثر اور نتیجہ خیز کیوں ہے؟ اس لئے کہ رات کی خاموش اور پرسکون فضا میں دل و دماغ کی یکسوئی ہوتی اور حضور قلب و روح ہوتا ہے' سکون کی اس فضا میں محبوب کا نقشہ نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے' وہم وگمان کے سارے پردے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں' اور انوار وتجلیات الٰہی سے قلب وجگر کے تاریک گوشے معمور ہو جاتے ہیں' حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں؛

بدرو یقیں پردہ ہائے خیال نماند سراپردہ الاجلال

یقین کامل خیالات کے پردے پھاڑ دیتا ہے جلال الٰہی کے پردے کے علاوہ کوئی دوسرا پردہ درمیان میں حائل نہیں رہتا۔ اس کی مزید تشریح کے لئے بخاری شریف کی ایک طویل روایت کے ایک ٹکڑے پر غور فرمایئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لاظل الا ظلہ الی آخر الحدیث)

میدان حشر میں سات قسم کے ایسے خوش نصیب انسان ہوں گے جو عرش الٰہی کے سائے تلے ہونگے جس دن عرش الٰہی کے علاوہ اور کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا' سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے سرکار ﷺ نے فرمایا ان سات نیک بختوں میں ایک وہ شخص ہوگا جو **ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ** الخ اللہ کو تنہائی میں یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں'' چند آیات مزید ملاحظہ فرمایئے **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر و ذکر اللہ کثیرا** ط (احزاب)

تمہارے لئے رسول کی زندگی میں بہترین مثال ہے۔ ان کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی ملاقات کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں''

فاذا قضیتم مناسکم فاذکروا اللہ کذکرکم آبائکم او اشد ذکرا ط فمن الناس من یقول ربنا اتنا فی الدنیا و مالہ فی الاخرۃ من خلاق ہ ومنھم من یقول ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اولئک لھم نصیب مما کسبوا واللہ سریع الحساب ہ

یعنی جب ارکان حج سے فارغ ہو جاؤ تو ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاؤ بالکل اس طرح جیسے اپنے آباء واجداد اور خاندانی روایات کا ذکر کرتے ہو۔ بلکہ ذکر اللہ کی کیفیت اس سے بھی زیادہ شدید ہونی چاہئے۔ پس بعض لوگ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو دنیا میں اسباب رزق عطا کر دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار ہم کو دنیا کی زندگی میں خیر اور بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی فلاح و بہبود سے بہرہ ور کر دے اور عذاب جہنم سے نجات دیدے۔ پس یہی وہ خوش نصیب بندے ہیں کہ ان کی نیک کمائیوں کا ان کو اجر ملے گا۔ اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے"

الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها مثانی تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الى ذكر الله ذالک هدى الله يهدی به من يشاء ومن يضلل الله فماله من هاد (زمر) یعنی اللہ نے قرآن کی شکل میں ایسی بہترین کتاب نازل فرمائی جس کی آیات ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اور بار بار پڑھی جاتی ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے جسم آیات الٰہی کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے اجسام وقلوب اللہ کے ذکر سے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ یہ سراسر خدا کی راہ نمائی ہے جسے چاہتا ہے اس کے ذریعہ صحیح راہ کی ہدایت کر دیتا ہے اور جسے پروردگار گمراہ کر دے اس کے لئے کوئی راہ نما نہیں ہے۔"

یہ چند آیات حاضر ہیں اس سلسلہ کی تمام آیات کا استقصاء اور احاطہ مقصود نہیں ہے۔ ورنہ قرآن عزیز کا مطالعہ اس مفہوم کی مزید دیگر آیات کو سامنے لادے گا۔ ان چند مذکورۃ الصدر آیات سے آپ پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی کہ ایمان دار بندوں اور اہل اللہ کا قرآنی شعار اور اسلامی علامت ذکر الٰہی اور یاد محبوب ہے، وہ صبح وشام، روز وشب اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اور خلوت وجلوت میں ہمہ وقت اپنے محبوب حقیقی اور ملجاوماویٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں مخلوق کا اپنے خالق اور عابد کا اپنے معبود سے تعلق اور وابستگی کا یہی ایک ذریعہ ہے اس کے علاوہ سارے ذرائع ووسائل کمزور اور ناپائیدار ہیں۔

جو دل عشق الٰہی سے شناسائی نہ رکھتا ہو   قسم اللہ کی ایمان سے قطعاً وہ خالی ہے
ہمیشہ خلوت وجلوت میں تجھ کو یاد رکھتا ہوں   یہی وابستگی کی میں نے اک صورت نکالی ہے